

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام، کلیئہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ - ۱۳۳۲ھ - ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتاب خانہ جامعہ عثمانیہ

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پڑے ہوئے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے تھے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈریفکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے ہوئے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے ہوئے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے ہوئے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے ہوئے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے مکسمز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر وغیرہ چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے، مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالہ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین مبنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔



عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹے۔ نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

عجائبات سے زیادہ نہیں ہو سکتے مگر یہ خیال گوٹھے کے زمانے میں خواہ کتنا ہی صحیح تسلیم کیا جائے لیکن اس زمانے میں کسی طرح یہ مسلمہ تسلیم نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ سو سال کے اندر مستشرقین کی علمی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرق قدیم اور مغرب موجودہ میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اور اس وقت یونانی علوم کا کوئی ماہر مصری اور بابلی تمدن سے بالکل ناواقفیت ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ یہی دونوں عناصر ہیں جن پر کہ موجودہ یورپ کے تمام آئین و قوانین بنی ہیں یہاں تک کہ چین کا تعلق بھی یورپ سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک کی زبانوں۔ علم ادب اور فلسفے کا تعلق ہندوستان کے ساتھ بیشمار امور سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر زمانہ حال میں ہندوستان کے بڑے طاقتور بادشاہوں کے ناموں سے بھی عام ناظرین ناواقف ہیں۔ اور ان سے صرف وہی لوگ حظ اٹھاتے ہیں جو اس علم کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کر چکے ہوں۔ لیکن یہ بات کچھ بعید از قیاس نہیں کہ اگر ہندوستان قدیم کے جو حالات دریافت ہو چکے ہیں ان کو یکجا کر کے مرتب کر دیا جائے تو وہ ان مخصوص علما کے علاوہ عام ناظرین کے لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اور جس طرح رفتہ رفتہ لوگ اس مضمون سے زیادہ ترمانوس اور آشنا ہوتے جائیں گے اسی طرح معلوم ہوتا جائے گا یہ بھی اس قدر توجہ اور فکر و غور چاہتا ہے جیسے اور تاریخی علوم کے لئے ضرورت ہے۔ زمانہ حال کے ایک ہندوستانی مصنف نے بالکل صحیح کہا ہے کہ دنیا میں ہندوستان کی بے قدری کی وجہ نہیں ہے کہ ہندیوں نے کوئی بڑا نمایاں کام دنیا میں انجام نہیں دیا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان تمام کاموں سے جو ہندیوں نے کئے ہیں دنیا یک قلم ناواقف اور نابالغ ہے۔ اس کتاب کے صفحات شاید یہ ثابت کر سکیں کہ ہند قدیم کے لوگوں نے بھی ایسے کام کئے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو یاد رکھا جائے۔ اور فراموشی اور نسیان کے ان گہرے غاروں سے ان کو پھر نکالا جائے جن میں کہ وہ صدیوں سے دبے پٹے جمعے ہیں۔

لے "کمسنز اینڈ ریفلکشنز آف گوٹھے" نمبر ۳۲ مترجم بیٹے سائڈرس۔

یہ سی۔ این۔ کے۔ ایئر۔ کتاب سری سنکر آچاریہ۔ ہر لائف اینڈ ٹائمز دیباچہ۔ صفحہ ۴۲۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# قدیم تاریخ ہند

برائے بی۔ اے

مصنف

ولسنٹ۔ اے۔ سٹھ

مترجم

مولوی محمد ذیل الرحمن ضا۔ ایم۔ آر۔ اے ایس

مددگار پروفیسر تاریخ اسلام کلیہ جامعہ عثمانیہ

۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۹۲۲ء

کتابخانه جامعہ عثمانیہ